

ذوالحجہ کے پہلے عشرہ کی فضیلت، قربانی اور عید کے بعض احکامات

فضل عشر ذي الحجة وأحكام الأضحية وعيد الأضحى المبارك

(باللغة الأردية)

مراجعة

شفیق الرحمن ضیاء اللہ مدنی

ناشر

دفتر تعاون برائے دعوت وارشاد وتوعیۃ الجالیات ربوہ

ریاض - مملکت سعودی عرب

الناشر

المكتب التعاونی للدعوة والإرشاد وتوعية الجالیات بالربوة

الریاض - المملكة العربية السعودية

islamhouse.com

www.ircpk.com

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على أشرف الأنبياء والمرسلين نبينا محمد وعلى آله وصحبه أجمعين •  
اللہ تعالیٰ نے امت مسلمہ پر خصوصی فضل و کرم فرمایا کہ اس کی ہدایت کے لئے محمد ﷺ کو آخری رسول بنا کر مبعوث فرمایا، اسی طرح اللہ تعالیٰ نے اس امت کے نیک بندوں کے لئے خاص مہربانی کرتے ہوئے ایسے مواقع اور اوقات مقرر فرمائے جن میں یہ لوگ کثرت کے ساتھ نیک اعمال کا اہتمام کرتے ہیں۔ اپنے لیے زیادہ سے زیادہ خیر اور بھلائی کو جمع کر نیکی سعی کرتے ہیں۔ جبکہ غافل لوگ ان لحات کو لہو و لعب میں گزار دیتے ہیں۔ یا سو کر ضائع کر دیتے ہیں اور انہیں یہ علم بھی نہیں ہوتا کہ وہ کتنے سنہری اوقات ایسے ہی غفلت میں گزار رہے ہیں۔ اگر وہ ان اوقات میں تھوڑا سا بھی نیک عمل کا اہتمام کریں تو یہ ان کیلئے دنیا و مافیہا سے بہتر ہو۔ ایسے ایام اور اوقات میں سے قابل ذکر اور انتہائی اہمیت کے حامل ذوالحجہ کے پہلے دس دن ہیں۔ کتاب اللہ اور سنت رسول ﷺ نے جابجا ان ایام کی فضیلت کو اجاگر کیا ہے جس کا مختصر ذکر کچھ اس طرح ہے۔

۱۔ اللہ تعالیٰ نے فرقان حمید میں ارشاد فرمایا ﴿وَالْفَجْرِ وَلَيَالٍ عَشْرٍ﴾ ترجمہ: قسم ہے مجھے فجر کی، اور قسم ہے مجھے دس راتوں کی، علامہ ابن کثیر فرماتے ہیں ”ان دس راتوں سے مراد ذوالحجہ کی دس راتیں ہیں۔“

۲۔ فرمان الہی ہے کہ ﴿وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ فِي أَيَّامٍ مَّعْلُومَاتٍ﴾ ترجمہ: اور تم معلوم دنوں میں اللہ کا ذکر کرو۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ان سے مراد (ذوالحجہ کے) دس دن ہیں۔

۳۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کوئی عمل دس دنوں کے عمل سے افضل نہیں“ صحابہ نے عرض کیا کیا جہاد بھی نہیں؟ آپ نے جواب دیا کہ جہاد بھی نہیں ہاں مگر وہ آدمی جو اپنا جان مال لے کر اللہ کے راستے میں نکلا اور سب کچھ لٹا دیا“ دیکھئے بخاری شریف۔

۴۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اللہ تعالیٰ کے یہاں ان دس دنوں سے بڑھ کر کوئی فضیلت والے دن نہیں ہیں اور کوئی عمل بھی ان دنوں کے عمل سے بڑھ کر نہیں ہے اس لئے ان دنوں میں زیادہ سے زیادہ تہلیل تکبیر اور تحمید بیان کرو“ دیکھئے معجم الکبیر۔

تہلیل سے مراد: لا الہ الا اللہ

تکبیر سے مراد: اللہ اکبر

تحمید سے مراد: الحمد للہ

۵۔ امام دارمی نے سعید بن جبیر رحمہ اللہ کا عمل اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے کہ جب ذوالحجہ کے دس دن آتے تو وہ اس قدر اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مصروف ہو جاتے ایسا لگتا کہ شاید وہ اپنے آپ کو ختم کر ڈالیں گے۔

۶۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اپنی کتاب فتح الباری میں ذکر کیا ہے کہ ان دس ایام کی فضیلت کا سبب جو محسوس ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ ان دس دنوں میں اصل عبادات جمع ہو جاتی ہیں۔ جن میں نماز روزہ صدقہ حج شامل ہیں۔ جب کہ ان ایام کے علاوہ عبادات کسی ایک جگہ پر اکٹھی نہیں ہوتیں۔

۷۔ محقق علماء نے یہ بات ذکر کی ہے کہ تمام دنوں میں ذی الحجہ کے دس دن افضل ہیں اور راتوں میں رمضان المبارک کے آخری عشرہ کی دس راتیں ہیں۔

## ان ایام میں کونسا عمل مستحب ہے؟

۱۔ نماز: فرض نمازوں کے بعد بلند آواز سے تکبیریں کہنا اور نوافل کا زیادہ سے زیادہ اہتمام کرنا کیونکہ قرب الہی کا یہ بہترین ذریعہ ہے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا کہ وہ فرما رہے تھے ”تم زیادہ سے زیادہ سجدے کیا کرو کیونکہ جب بھی تو سجدہ کریگا تیرا ایک درجہ بلند ہوگا اور تیری ایک غلطی مٹا دی جائے گی“ دیکھئے مسلم شریف اور یہ حدیث باقی دنوں کے لئے بھی ہے۔

۲۔ روزہ: کیونکہ روزہ نیک اعمال میں داخل ہے امام احمد، ابوداؤد اور امام نسائی رحمہم اللہ نے اپنی کتاب میں یہ روایت نقل کی کہ عیدہ بن خالد اپنی بیوی سے جو آپ ﷺ کی بعض بیویوں سے نقل کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ۹ ذوالحجہ، یوم عاشوراء اور ہر مہینے تین دن کے روزے رکھتے تھے۔

۳۔ تکبیر تحلیل تحمید: جس طرح اوپر ابن عمر کی حدیث میں گذر چکا ہے کہ ”تم کثرت سے تکبیر تہلیل و تحمید بیان کرو“ امام بخاری رحمہ اللہ نے فرمایا ”کہ حضرت ابن عمر اور ابو ہریرہ رضوان اللہ علیہم اجمعین ان دس دنوں میں کثرت سے بازار جاتے تکبیریں کہتے اور لوگ بھی ان کے ساتھ تکبیروں میں شریک ہو جاتے، اور پھر فرمایا ”کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما منیٰ میں خیمہ کے اندر تکبیر کہتے اور جب اہل مسجد ان کی آواز سنتے تو ان کے ساتھ تکبیریں کہتے جب بازار میں موجود لوگ ان کی آواز سنتے تو ان کے ساتھ تکبیریں کہتے حتیٰ کہ پورا منیٰ ان تکبیروں سے گونج اٹھتا۔ اور اسی طرح ابن عمر ان دنوں میں منیٰ کے اندر، نمازوں کے بعد بستر پر، خیمہ کے اندر، مجلس میں اور پیدل چلتے ہوئے تکبیریں کہتے اسی لئے ان ایام میں تکبیریں کہنا حضرت عمر، ابن عمر اور ابو ہریرہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے عمل کی بناء پر مستحب ہے پس ہمارے لائق ہے کہ ہم ان دنوں میں اس سنت کو زندہ کریں جس کو ہم بھلا بیٹھے ہیں بلکہ قریب ہے کہ یہ سنت ختم ہو کر رہ جائے اس لئے ضرورت اس بات کی ہے کہ ان تکبیروں کا اہتمام کیا جائے تاکہ ہم بھی سلف صالحین کے گروہ میں شامل ہو سکیں۔

۴۔ یوم عرفہ کا روزہ: حجاج کرام کے علاوہ دیگر افراد کو اس روزہ کا اہتمام کرنے کی تاکید وارد ہوئی ہے مسلم شریف میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا ”میں اللہ تعالیٰ سے پر امید ہوں کہ اس روزے کی وجہ سے وہ اگلے پچھلے سال کے گناہ معاف فرمادیتے ہیں۔

۵۔ یوم النحر کی فضیلت: اس دن کی فضیلت سے اکثر مسلمان غافل ہو چکے ہیں علماء نے مطلق طور پر اس دن کو سال کے تمام دنوں سے افضل قرار دیا ہے حتیٰ کہ یوم عرفہ سے بھی افضل کہا ہے۔ ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں اللہ کے ہاں افضل ترین دن یوم النحر ہے اور وہ حج اکبر کا دن ہے جس طرح سنن ابی داؤد میں ہے کہ ”اللہ کے ہاں سب سے زیادہ بزرگی والا دن یوم النحر ہے اس کے بعد منیٰ میں قیام والا دن ہے اور بعض نے کہا کہ یوم عرفہ کا دن افضل ہے کیونکہ یوم عرفہ کا روزہ رکھنے سے ۲ سال کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ اور یوم عرفہ کے علاوہ کوئی ایسا دن نہیں ہے جس میں اللہ تعالیٰ کثرت کے ساتھ لوگوں کو جہنم سے آزاد کرتے ہوں اور اس دن اللہ تعالیٰ بندوں کے سب سے زیادہ قریب ہوتے ہیں اور اسی دن اللہ تعالیٰ کے فرشتے عرفہ کا وقف کرنے والوں پر فخر کرتے ہیں۔

اور صحیح قول کے مطابق یوم النحر ہی افضل دن ہے کیونکہ اس بات کا ثبوت حدیث سے بھی ملتا ہے جس کے مقابلہ میں کوئی قابل ذکر دلیل نہیں ہے بہر حال اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا چاہے یوم عرفہ افضل ہو یا یوم النحر افضل ہو مسلمان کو تو ایسی فضیلت پالنے کا مشتاق ہونا چاہیے اور اس سنہری فرصت سے فائدہ کے حصول کی فکر ہونا چاہیے۔

## کس عمل کے ساتھ ایسے مواقع کا خیر مقدم کیا جائے

مسلمان کی کوشش ہونی چاہیے کہ وہ ایسے مواقع کا سچی اور سچی توبہ کے ساتھ خیر مقدم کرے اس کو اپنے گناہوں اور غلطیوں پر پشیمان ہونیکے ساتھ اس موسم خیر کا استقبال کرنا چاہیے کیونکہ گناہ انسان کو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور کر دیتے ہیں اور خالق کائنات کے ساتھ دلی تعلق کو ختم کر دیتے ہیں۔ اس لئے انسان کو پکے اور سچے عزم کے ساتھ ایسے مواقع کا خیر مقدم کرنا چاہیے کہ اس کی پوری کوشش اللہ تعالیٰ کی رضا کے

حصول کے لئے ہو کیونکہ جو بھی بھلائی کی کوشش کرتا ہے اللہ تعالیٰ ضرور اس کی مدد فرماتے ہیں فرمان الہی ہے ترجمہ: ”کہ جو ہمارے لئے کوشش کرتے ہیں ہم ان کو اپنے راستہ (صراطِ مستقیم) کی طرف ہدایت دیتے ہیں“۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَسَارِعُوا إِلَىٰ مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ أُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِينَ﴾ ”اپنے رب کی بخشش کی طرف جلدی کرو اور اس کی جنت کی طرف جلدی کرو جس کی کشادگی زمینوں اور آسمانوں کی وسعت کے برابر ہے اور اس نے یہ جنت اپنے پرہیزگار بندوں کے لئے تیار کی ہے“۔

اے مسلمان بھائی! پس اس سنہری فرصت سے صحیح طور پر مستفید ہونے کی کوشش کیجئے اس سے پہلے کہ آپ سے چھین لی جائے کیونکہ دنیا کی زندگی بہت ہی مختصر ہے اور دنیا عمل کی جگہ ہے جب کہ کل اس عمل کی جزاء جنت یا دوزخ کی شکل میں دی جائے گی اس لئے ان لوگوں کی صف میں شامل ہونے کی کوشش کیجئے جن کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ﴿إِنَّهُمْ كَانُوا يُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ وَيَدْعُونَنَا رَغَبًا وَرَهَبًا وَكَانُوا لَنَا خَاشِعِينَ﴾ ”بے شک لوگ بھلائی کی طرف کوشش کرتے تھے اور ہم کو خوف اور امید سے پکارتے تھے اور وہ صرف ہمارے سامنے ہی جھکتے تھے۔“

### قربانی کے بعض احکام اور اس کی مشروعیت

اللہ تعالیٰ نے اپنے اس قول کے ساتھ قربانی کو مشروع قرار دیا کہ ﴿فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ﴾ کہ (اے محمد ﷺ) اپنے رب کے لئے نماز پڑھو اور قربانی کرو اور اس طرح اللہ تعالیٰ نے فرمایا ﴿وَالْبَدَنَ جَعَلْنَاهَا لَكُمْ مِّنْ شَعَائِرِ اللَّهِ لَكُمْ فِيهَا خَيْرٌ﴾ کہ ہم نے قربانی کے اذنوں کو تمہارے لئے اللہ کی نشانی بنایا اس میں تمہارے لئے خیر ہے۔

قربانی کرنا سنتِ مؤکدہ ہے اور طاعت کے ہوتے ہوئے قربانی نہ کرنا مکروہ ہے۔ جس طرح امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ نے روایت ذکر کی ہے کہ ”نبی کریم ﷺ نے اللہ کا نام لے کر اور تکبیر کہہ کر اپنے دست مبارک سے دو سینگوں والے مولے تازے دنبوں کی قربانی کی۔“

### کن جانوروں کی قربانی جائز ہے

قربانی صرف اور صرف اونٹ، گائے اور بکری کی جائز ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ﴿لِيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَىٰ مَا رَزَقَهُمْ مِنْ بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ﴾ تاکہ تم اللہ تعالیٰ کا نام لے کر قربانی کرو ان چوپایوں سے جنکو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے رزق کے طور پر پیدا فرمایا۔ (گرچہ کچھ علماء گائے پر قیاس کرتے ہوئے بھینس کی قربانی کو جائز قرار دیتے ہیں)۔

### شروط قربانی:

قربانی کی شروط میں سے یہ شرط ہے کہ جانور عیوب سے بالکل پاک ہو کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”چار جانوروں کی قربانی جائز نہیں ہے۔ ۱۔ اندھا جانور جس کا اندھا پن واضح ہو۔ ۲۔ مریض جانور جس کا مرض واضح ہو۔ ۳۔ لنگڑا جانور جس کا لنگڑا پن ظاہر ہو۔ ۴۔ دبلا جس کو چلنے میں بھی مشکل پیش آتی ہو۔ دیکھیے: بخاری اور مسلم

### قربانی کا وقت

قربانی کا وقت نماز عید کے فوراً بعد شروع ہو جاتا ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: ”جس نے نماز عید سے پہلے قربانی کر لی گویا اس نے اپنے لئے جانور ذبح کیا اور جس نے نماز اور دو خطبوں کے بعد جانور ذبح کیا تو اس نے قربانی کی اور سنت پر عمل کیا (دیکھیے بخاری اور مسلم شریف) اور سنتِ طریقہ یہ ہے کہ بندہ اپنے ہاتھ سے قربانی کا جانور ذبح کرے اور ذبح کرتے وقت مندرجہ ذیل الفاظ زبان سے ادا کرے ”بسم اللہ واللہ اکبر اللہم هذا عن فلان“ اگر وہ اپنی طرف سے ذبح کر رہا ہے تو فلاں کی جگہ اپنا نام لے یا جس نے اس کو جانور قربانی کرنے کو کہا ہو اس کا نام لے کیونکہ رسول کریم ﷺ نے جب دنبہ ذبح کیا تو فرمایا ”بسم اللہ واللہ اکبر اللہم هذا عنی وعن

من لم يضح عن امتي“ اس روایت کو ابو داؤد اور ترمذی نے روایت کیا ہے جو آدمی خود ذبح نہ کر سکتا ہو وہ قربانی کے وقت حاضر ہو اور جانور کے پاس کھڑا رہے۔

### قربانی کے گوشت کی تقسیم:

قربانی کرنے والے کے لئے یہ بات مستحسن ہے کہ وہ خود بھی اس کے گوشت سے کچھ نہ کچھ کھائے۔ اور فقراء مساکین پر اللہ تعالیٰ کی راہ میں صدقہ کرے جس طرح اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا: ﴿فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطْعَمُوا الْبَائِسَ الْفَقِيرَ﴾ کہ اس (قربانی) سے تم خود بھی کھاؤ، اور محتاج و فقیر کو بھی کھلاؤ۔ اسی طرح فرمایا: ﴿فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطْعَمُوا الْقَانِعَ وَالْمَعْتَرِ﴾ کہ تم (اس سے) خود بھی کھاؤ اور ضرورت مند (سوال کرنے والے یا نہ کرنے والے) محتاج کو بھی کھلاؤ۔ اور بعض سلف صالحین نے اس بات کو پسند کیا ہے کہ قربانی کے گوشت کے تین حصے کیے جائیں ایک حصہ اپنے لئے رکھ لیا جائے اور ایک حصہ ہدیہ کے طور پر مختلف عزیز اقارب کو بھیج دیا جائے اور تیسرا حصہ فقراء پر صدقہ کر دیا جائے۔

### قربانی کرنے والا کن امور سے اجتناب کرے:

جب کوئی قربانی کا ارادہ رکھتا ہو اور ذوالحجہ کا مہینہ شروع ہو جائے تو اس کے لئے قربانی سے پہلے بال کاٹنا، ناخن تراشنا اور اپنے جسم سے کوئی بھی چیز لینا ممنوع ہے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”جب ذوالحجہ کا مہینہ شروع ہو جائے اور تم میں سے کوئی قربانی کا ارادہ رکھتا ہو تو وہ اپنے بال کاٹنے اور ناخن وغیرہ تراشنے سے رک جائے“ اور اگر اس نے ان دس دنوں کے اندر کسی وقت قربانی کی نیت کی تو اسی وقت سے مذکورہ کاموں سے رک جائے اور نیت کرنے سے پہلے اگر اس نے ان کاموں سے ارتکاب کر لیا تو اس پر کوئی گناہ نہیں اور جو قربانی کرنا چاہتا ہو اور اپنے ناخن یا بال یا کوئی اور چیز جسم سے کاٹ لے تو اس پر توبہ کرنا لازمی ہے اس پر کسی قسم کا کوئی کفارہ نہیں ہے البتہ اس پر لازم ہے کہ وہ آئندہ اس فعل کا ارتکاب نہ کرے اگر قربانی کرنے والے نے بھول کر یا جہالت کی وجہ سے مذکورہ کاموں کا ارتکاب کر لیا تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہے اور نہ ہی یہ بات اس کے لئے قربانی کرنے میں رکاوٹ ہے اسی طرح اگر مجبوری کی بناء پر اس نے بال اتارے یا ناخن تراش لیے تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہے مثال کے طور پر ٹوٹے ہوئے ناخن کا اتارنا جو تکلیف کا باعث بن رہا ہو یا وہ بال پکڑ لینا جو آنکھ میں داخل ہو چکا ہو۔

### عید الاضحیٰ کے مسائل:-

پیارے مسلمان بھائی! اللہ تعالیٰ آپ کو ان لوگوں کی صف میں شامل کر دے جو اس عظیم دن کی فضیلت کو حاصل کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ تجھے لمبی عمر عطا فرمائے تاکہ توبار بار ایسے ایام کی فضیلت کو حاصل کر سکے اور ایسے اعمال و اقوال و افعال کا اہتمام کرے جو تجھے اللہ تعالیٰ کے انتہائی قریب کر دیں۔ عید الاضحیٰ کا دن اس امت کی خصوصیت ہے اور یہ دن شعائر اسلام میں سے ہے پس اے بھائی! تمہارے لئے ضروری ہے کہ تو اس دن کی اہمیت کو سمجھ کر اس دن پر خصوصی توجہ دے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا: ﴿ذَلِكَ وَمِنْ يُعْظَمُ شُعَائِرَ اللَّهِ فَانْهَاهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوبِ﴾ کہ جو آدمی شعائر اللہ کی تعظیم کرتا ہے تو یہ اس کے دل میں تقویٰ کے موجزن ہونے کی نشانی ہے۔ ذیل میں عید الاضحیٰ کے لئے چند آداب اور احکام درج ہیں جنکا اہتمام مسلمانوں کے لئے ضروری ہے۔

۱۔ تکبیر کہنا: یوم عرفہ کے دن صبح کی نماز سے لے کر تیرہ ذی الحجہ عصر کی نماز تک تکبیروں کا اہتمام کرنا، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿وَاذْكُرُوا.....﴾ اور اللہ تعالیٰ کا ذکر مخصوص ایام میں کرو اور ان تکبیرات کے الفاظ کچھ اس طرح ہیں: ”اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر واللہ الحمد“ اور مردوں کے لیے سنت یہ ہے کہ وہ اونچی آواز کے ساتھ مساجد، بازاروں گھروں اور فرض نمازوں کے بعد تکبیروں

**www.ircpk.com // www.ahlulhadeeth.net**

عورتوں اور مردوں کا ایک ہی جگہ اکٹھے ہونا۔

۳۔ بال کاٹنا: عید الاضحیٰ کی نماز سے قبل بال کاٹنا یا ناخن تراشنا وغیرہ

۴۔ فضول خرچی: ایسے کاموں پر پیسہ خرچ کرنا جن کا کوئی فائدہ نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ﴿وَلَا تَسْرِفُوا اِنَّهٗ لَا يَحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ﴾ کہ فضول خرچی نہ کرو وہ (اللہ) فضول خرچی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

پیارے مسلمان بھائی !

نیک کاموں کے لئے کوشش کرتے رہو جیسے نیکی اور خیر کے کام مثلاً صلہ رحمی، رشتہ داروں سے ملاقات وغیرہ کا اہتمام کرنا، اور برے کاموں سے بچنے کی کوشش کرو، جیسے حسد، بغض اور عناد سے بچنا۔ اور اپنی خوشی میں فقراء اور مساکین کو بھی یاد رکھو تا کہ انہیں بھی عید الاضحیٰ کی پوری خوشی حاصل ہو سکے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں نیک اعمال کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

صلی اللہ وسلم علی نبینا محمد وعلی آلہ وصحبہ اجمعین

نوٹ:

(زیر نظر مقالہ مکتب جالیات سلی کی طرف سے شائع کیا گیا تھا اسلام ہاؤس ویب سائٹ کی طرف سے اسکا مراجعہ کر کے افادہ عام کیلئے پیش کیا جا رہا ہے۔)